ماہنامہ ترجمان القرآن حسن البناء شہید نمبر

مدیر: پروفیسر خورشید احمد

ماہ اشاعت: مئی 2007، قیمت: 90/روپے

ناشر: ادارہ ترجمان القرآن ۵-۷ ذیلدار پارک

اچھرہ لاہور (زیر اہتمام البلاغ ٹرسٹ)

تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

حسن البناء کے تحریکی اور دعوتی کارنامے کا اعتراف ہر وہ شخص کرے گا جس کا قلب و ذہن نورِ ایمان سے مستنیر ہے۔ اس پارہ صفت انسان نے اپنے عمل و کردار اور فلسفہ و افکار سے نہ صرف لوگوں کے قلب و دماغ کو متاثر کیا ہے بلکہ انہیں دین و شعائر کا خوگر بنایا تھا مصر کے روشن خیالوں نے دین کے خلاف جو محاذ قائم رکھا تھا اور اسلامی سوسائٹی کو جس طرح وہ سیکولر سوسائٹی بنانے کا عزم کر چکے تھے اس سیلاب کو صرف حسن البناء اور اس کی قائم کردہ تنظیم اخوان المسلمون نے روکا، حالانکہ اس دور میں نامور جامعات کے نابغہ روزگار بھی ان کے خلاف لب کشائی کی جرات نہ کر سکے تھے۔

حسن البناء شہید 17,18 سال کی عمر میں ہی اپنے دعوتی کام میں مشغول نظر آتے ہیں مگر انہوں نے منظم طریقے سے اس کام کا باقاعدہ آغاز 1928ء میں اسماعیلیہ کے مقام سے کیا تھا، وہ عہد حاضر کے دعوتی کام کے داعیوں کی طرح محض مساجد یا مدارس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی بجائے قاہرہ اور اسکندریہ کے ان مقامات کا انتخاب کرتے ہیں جہاں صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے، اللہ اور اس کے پسندیدہ دین سے دور، اطاعت احکامات سے مفرور، محافل نشاط و طرب میں مسرور، خود سر و مغرور لوگ جمع ہوتے ہیں، وہ ایسے مقامات پر جا کر لوگوں سے مخاطب ہوتے اور انہیں اپنے رب کی محبت اور خالق سے تعلق خاطر کی لذت سے آشنا کرتے، یہ نیک خو، نیک خصلت، پاکیزہ سیرت شخص، ابدی و دائمی فلاح کے راز کو اپنی ذات تک محدود رکھنے کی بجائے دوسروں کو بھی لذت آشنا کرتا نظر آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنی جدوجہد کے 21 سالہ مختصر عرصہ میں ہی اس نے نہ صرف مصر بلکہ سارے جزیرۃ العرب کا نقشہ ہی بدل دیا۔

حسن شہید کے نزدیک نظام زندگی کی پوری عمارت بندگی الٰہی کی بنیاد پر قائم ہے اور وہ فرد، معاشرہ، ریاست اور تاریخ کیلئے دعوت انقلاب اسلام اور قرآن کو قرار دیتے ہیں، اپنے اسی فلسفہ کی بنیاد پر حسن شہید نے اپنی تنظیم اخوان المسلمون کے ارکان میں ایک حسین خوبی یہ پیدا کر دی وہ سب تعلق باللہ اور ربط بالقرآن کے سلک میں جڑے ہوئے تھے، بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حسن شہید کا منشور قرآن تھا اور اسی کے تحت وہ عالم اسلام کی وحدت کے داعی تھے، ان کی دعوت کے اثر سے ہی اخوان نے

خود کو قرآن کے ساتھ لازم کر لیا تھا اور ہونا بھی چاہیے تھا کیونکہ قرآن زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے، قرآن سے سب کچھ حاصل ہوتا ہے، جب انسان آنکھیں کھول کر اور ملکہ تفہیم سے قرآن پڑھتا ہے تب اسے ادراک ہوتا ہے کہ انسان کی رہنمائی کیلئے سب کچھ اسی قرآن میں ہے۔

حسن البناء نے جن ناسازگار حالات میں اسلام کی سربلندی کیلئے جدوجہد کی اس کی مختصر تصویر کشی پروفیسر خورشید احمد کے لفظوں میں یوں کی جا سکتی ہے کہ ایک جانب تو ایک یعنی طاغوتی قوتیں، اشرافیہ اور مغرب زدہ جرنیلوں کا اتحاد تھا جو اقتدار پر قابض ہو کر انسانی لہو کی ہولیاں کھیل رہے تھے، جرنیلی قبضہ گیری کا یہ سلسلہ مصر سے ہوتا ہوا 1958ء میں پاکستان آپہنچا، اپنی ہی قوم کو فتح کرنے کی انسانی اس جرنیلی لہر نے نو آزاد افریقی ممالک پر بھی مغربی پنجے گاڑ دیے، فوجی معاہدات کی زنجیروں میں غلاموں کی طرح جکڑ کر اپنے تابع مہمل رکھا جائے، اس کی تکمیل کیلئے سامراجیوں نے فوجی جرنیلوں کو ہی اپنا ایجنٹ اور حلیف سمجھا کہ ہماری مدد سے یہی جرنیل ہی اپنے ملکوں میں شب خون مار کر اقتدار پر قبضہ کر سکتے ہیں اور ہمارے حکم پر اپنی قوم سے للہیت، بندگی اور دینی جذبات کو ختم کر سکتے ہیں، ایسے حالات میں حسن البناء اور ان کی جماعت مغربی استعماریت اور ان کے آلہ کار جرنیلوں کے سامنے سد سکندری بن کر کھڑی ہو گئی، حسن شہید نے معاشرتی، سماجی اور سیاسی غلاموں کی راہ روکنے کیلئے قریہ قریہ کوچہ کوچہ اور گھر گھر جا کر رابطہ کیا اور ان تک اپنی سوچ و فکر پہنچائی۔

حسن البناء نے افراد سازی اور پھر ان کی اخلاقی و فکری تربیت، اور معاشرے کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کے لئے جو قرآنی عمرانی پروگرام مرتب کیا اس کی تکمیل کے لئے بے پناہ سعی و جدوجہد نے حسن کو ایک منفرد و یگانہ حیثیت کا مالک بنا دیا ہے۔ اخوان المسلمون کے علاوہ اس طرح کی متعدد تحریکوں نے حسن سے بہت کچھ حاصل کر کے اعلانیہ بھی اور اس کے طریقے کو اپنا کر بھی اسے استاد تسلیم کیا ہے۔

حسن شہید واقعی ایک استاد، ایک مربی، ایک ریفارمر اور ایک رہنما تھے، وہ کتنے بڑے انسان تھے، اس کا اندازہ ترجمان القرآن میں حسن البناء کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان مضمون نگاروں کی عظمت سے لگایا جا سکتا ہے ابوالحسن علی ندوی، سید قطب شہید، جسٹس عبدالقادر عودہ، عبدالغفار عزیز، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سعد الدین الولیلی، آیت اللہ محمد علی تسخیری، وغیرہ جیسے نامور حضرات جو خود اپنی اپنی جگہ اسکول آف تھاٹ کی حیثیت رکھتے ہیں جب یہ حضرات حسن شہید کی عظمتوں کے گیت گا رہے ہیں تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حسن اپنے وقت کا کتنا بڑا آدمی ہوگا۔ ادارہ القرآن نے حسن البناء شہید نمبر شائع کر کے ان کی خدمات کا صحیح اعتراف کیا ہے۔

التفسیر اہل علم کی نظر میں

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

سابق ڈین، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

محترمی جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب

مدیر اعلیٰ، سہ ماہی ''التفسیر'' کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سراپا سپاس ہوں کہ چند ماہ سے آپ کے زیر ادارت شائع ہونے والا علمی، فکری اور تحقیقی مجلہ ''التفسیر'' باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ اتنے وقیع علمی اور تحقیقی مجلہ کی اشاعت پر ہدیہ تبریک قبول کیجئے۔ پاکستان میں خالص علمی اور فکری مجلات کی شدید کمی ہے اور دینی صحافت بالعموم گروہی نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیتی ہے، اس کے بے اثر ہونے کی وجہ بھی یہی ہے۔ آپ کی یہ کاوش لائق صد تحسین ہے کہ آپ نے ایک ایسا تحقیقی مجلہ متعارف کروایا جس کے مقالات کے تنوع سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب فکر کی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر حکمت ودانش کی ریزہ چینی کے لئے ہر محقق ومفکر کی رائے سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں مذہبی روایات سے وابستگی میں کوئی کمی نہیں بلکہ شاید یہ شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے لیکن ہم نے صدیوں سے قرآن کے ساتھ ایک زندہ کتاب کا سا معاملہ کرنا ترک کر دیا ہے۔ آپ سے امید ہے کہ آپ اپنے وقیع مجلہ کے ذریعے زندگی کو قرآنی دانش سے وابستہ کرنے پر زیادہ توجہ دیں گے اور ایسے موضوعات آپ کی اولین ترجیح ہوں گے جو دور حاضر میں جدید ذہن کے لئے چیلنج یا الجھن ہیں اور ان کے حل کے لئے قرآن سے رہنمائی کی ضرورت ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بمع اہل خانہ، احباب ورفقاء عافیت سے رکھے اور آپ کی علمی کاوشوں کو حسن قبول سے نوازے۔

محمد طفیل ہاشمی

مکان نمبر 104، اسٹریٹ 10
گلشن خداداد، اسلام آباد

اشہد رفیق ندوی

برادر مکرم ڈاکٹر اوج صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔ ادارہ علوم القرآن میں آپ کا موقر رسالہ التفسیر دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ عرصہ سے خواہش تھی کہ کاروان علوم القرآن میں تازہ دم سپاہی شامل ہوں۔ قرآن مجید کے ساتھ مخصوص، خصوصی رسالہ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش کو قبولیت عطا فرمائے اور امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کو اس کتاب ہدایت سے وابستہ کردے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے قرآنیات میں خصوصی دلچسپی ہے بلکہ میرے علمی تگ ودو کا محور قرآن مجید ہی ہے۔ دو کتابیں اور متعدد مضامین اس موضوع پر لکھے ہیں۔ اگر آپ اپنے قلم کاروں کی فہرست میں مجھے شامل کرنا چاہیں تو میرے لیے سعادت کی بات ہوگی۔ حاضرین کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

نوٹ: آپ خود کو التفسیر کے قلمکاروں کی فہرست میں شامل سمجھئے۔ (ادارہ)

والسلام، طالب دعا

اشہد رفیق ندوی

10 قطب کمپلیکس، نزد ایم یو کالج
علی گڑھ۔202002

مقالہ نگاروں کے لیے خصوصی ہدایات

۱۔ مقالات علمی، فکری و تحقیقی نوعیت کے ہونے چاہییں۔
۲۔ مقالات فل اسکیپ سائز کے اوراق پر کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخطی سے لکھیں جائیں۔
۳۔ مقالات فل اسکیپ سائز کے ۲۵ صفحات سے زیادہ کے نہ ہوں۔
۴۔ کمپوزڈ مقالے مع سی ڈی کے قابل ترجیح ہوں گے۔
۵۔ بہتر ہوگا کہ مقالے کی اصل کاپی کے ساتھ دو عدد نقول بھی ارسال کی جائیں۔
۶۔ مقالات ریفریز کی مثبت رپورٹس کے بعد شائع کیے جائیں گے۔
۷۔ مقالہ نگار حضرات پہلے سے شائع شدہ مقالات ہرگز نہ بھیجیں۔

خصوصی نوٹ:
مجلس التفسیر بعض اوقات مشاہیر کے بعض علمی، فکری و تحقیقی مضامین منتخب کر کے شائع کرتی ہے جو دراصل علمی و دینی جذبے کے پیش نظر ایسا کرتی ہے۔ مجلس التفسیر یہ سمجھتی ہے کہ غیر معیاری مقالات سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ پرانے مضامین شائع کیے جائیں۔